مصنفہ

سید حسن ریاض

فہرست مندرجات

دیباچہ

جب سے دنیا میں انسان ہے شاید جب ہی سے مذہب بھی ہے ۔ یہ اتنا سمجھ دار ہے کہ بغیر مذہب کے رہ ہی نہیں سکتا ۔ اس کی یہ کرید کہ یہ کیا ہے اور یہ کیوں ہے اسے ہر وقت بےچین رکھتی ہے ۔ اسی سے یہ زمین اور آسمان کے بڑے بڑے بھیدوں تک پہنچتا ہے ۔

پیدا ہونے کے دن سے مرنے تک اپنے اندر اور اپنے چاروں طرف اس کو اتنی تبدیلیاں اور ایسی ایسی عجیب باتیں نظر آتی ہیں کہ یہ خواہ مخواہ سوچنے لگتا ہے ۔ اور پھر جب سوچتا ہے تو بڑی بڑی باریکیاں نکالتا ہے ۔

اس نے سوچا کہ اتنی بڑی دنیا ، اس میں آدمی، طرح طرح کے جانور، پانی ، ہوا ، آگ ، مٹی، درخت، پتھر، پہاڑ، دریا ، بارش ، بجلی ، اس کی کڑک پیدا ہونا ، مرنا ، مٹنا اور لاکھوں باتیں ، یہ سب کس کے لئے ہوا اور وہ کون ہے جو ہر وقت سب کو سنبھالتا ہے ۔ اور اس نے یہ بڑی بات نکالی ۔ کوئی ہے اوپر —— سب سے اوپر ۔ بس یہی مذہب کی ابتداء ہے ۔

پھر اور کرید بڑھی تو اور باتیں نکلیں —— ہر سوچنے والے نے نئی نئی باتیں نکالیں ۔ صحیح بھی اور غلط بھی ۔ یہ

یوں ہوا کہ دنیا میں اتنے مذہب پیدا ہوگئے جنکا گننا مشکل ہے ۔ اس میں سب سے زیادہ اچنبھے کی بات یہ ہے کہ جب کوئی سچے دل سے سچ پانے کے لئے سوچتا ہے اور محنت کرتا ہے تو اس کے لئے سچ کے راستے کھلنے بھی لگتے ہیں اور اس کو کہیں سے مدد بھی پہنچتی ہے ۔

یہاں بس ان ہی مذہبوں کا ذکر کیا جائے گا جو بہت زمانے سے ہیں اور جن کے ماننے والوں کی تعداد بہت ہے اور اسی وجہ سے ان کو دنیا کے بڑے مذہب کہا جاتا ہے ۔ سچے اور جھوٹے کی یہاں بحث نہیں ہے ۔ وہ مذہب یہ ہیں :-
ہندو، بدھ، کنفیوشی، ٹاوی، شنٹو، یہودی، مسیحی، اسلام ۔

حسن ریاض

ہندو مذہب

کوئی تین ہزار برس ہوے جس وقت آریا پنجاب میں پہنچے تو انھیں وید زبانی یاد تھے ۔ ان ویدوں میں اندرا، ویرونا، سوما، آگنی، چار دیوتاؤں اور ایک دیوی اشا کا ذکر ہے ۔ مگر ہندوستان میں آنے والے آریوں کے پاس کوئی بت نہیں تھا ۔

ہندوستان میں پہلے سے ایک قوم آباد تھی ۔ کالی کالی اور ناٹے قد کی ۔ آریوں نے اس کالی دراوڑ قوم کو تو مار مار کر دکن کی طرف بھگا دیا مگر ان کے دیوتا شو کو پوجنے لگے ۔ آریوں نے دراوڑوں کے مذہب میں سے بہت کچھ لیا ۔ مگر اب یہ چھانٹ کر الگ الگ کرنا مشکل ہے کہ ہندو مذہب میں کتنا آریوں کا ہے اور کتنا دراوڑوں کا ۔

ہندوستان میں آکر آریوں کو سب سے پہلے یہ فکر ہوئی کہ اپنی گوری نسل کی حفاظت کریں ۔ اس کے لئے انھوں نے چار ذاتیں قائم کیں ۔ برھمن، چھتری، ویش اور شودر اور اس کو پکی مذہبی بات بنا دیا ۔ برھمن کا کام لکھنا پڑھنا، پوجا پاٹ اور مذہبی رسمیں ادا کرنا ۔ چھتری کا کام لڑنا بھڑنا اور انتظام کرنا ۔ ویش کا کام

کھیتی باڑی اور بنج بیوپار۔ شودر کا کام سب کی خدمت
کرنا۔ سب کے پاس کام بہت، برھمن کے پاس کچھ نہیں۔
برھمن گیان دھیان میں لگ گیا۔ اس نے آواگون کا چکر
نکالا۔ چاروں وید جو اب تک بس یاد میں تھے جمع کئے۔
ان کے نام یہ ھیں رگ وید، یجر وید، ساما وید، اتھر وید۔
پھر ارنیکا لکھی، اوپنشد لکھی، کئی سمرتیاں لکھیں اور
رامائن، مہا بھارت، بھگوت گیتا، پران اور تانتر وغیرہ۔
ھندو مذھب کا نام ھندوؤں کے ھاں ھندو دھرم ھے اور
مذھبی کتابوں کا نام دھرم شاستر۔

ھندو دھرم کس نے بنایا، کس نے بتایا، یا
کس کس نے اور کتنوں نے یہ کوئی نہیں جانتا۔ کیا کیا
باتیں ایسی ھیں جن کے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی ھندو
ھوجاتا ھے یا نہیں رھتا یہ بھی کوئی نہیں بتا سکتا۔

جب بدھ مذھب نے ھندو دھرم کو راجاؤں کے
دربار سے نکال دیا اور ھندوؤں کی زندگی میں خشکی آگئی
تو برھمنوں کو اپنی کھوئی ھوئی عزت حاصل کرنے کی فکر
ھوئی۔ ان میں شنکر آچاریہ پیدا ھوا۔ اس نے ھندو دھرم
کو پھر سے ٹھیک کیا۔ ویدوں اور اوپنشد سے ایسی
ایسی باتیں نکال کر لایا جو ھندوؤں کے جی کی سی تھیں۔
وہ خود تو شو کا ماننے والا تھا مگر اس نے ھندو شاستر
میں سے ایک ایسی ذات بھی نکال لی جو اکیلی ھے اور اس

کو ساری طاقتیں حاصل ھیں۔ پھر ایشور کو اس کا ماتحت
خدا بنایا۔ مگر اس نے دوسرے دیوی دیوتاؤں کا انکار بھی
نہیں کیا۔ بلکہ یہ ثابت کیا کہ یہ سب ایک سے جدا
نہیں ھیں۔ اسی سے ھیں اور اسی میں ھیں اور ان میں کوئی
تبدیلی یا فرق نہیں ھے۔

اس کے بعد رام نج اور تلسی داس پیدا ھوئے۔ رام نج
بارھویں صدی عیسوی میں ھوا۔ شنکر اچاریہ شو کو مانتا تھا
رام نج وشنو کو۔ مگر رام نج نے وشنو کو اکیلے خدا کا
نائب نہیں بلکہ اصل خدا مانا اور اس کے ساتھ بہت سی
باتیں بتائیں۔ ذات پات کو قائم رکھا اور دیوتاؤں اور
دیویوں کی بھگتی کو پسند کیا۔

سولھویں صدی میں تلسی داس نے بھگتی پر بہت
زور دیا۔ وید، شاستر، اپنشد سب کو چھوڑ کر اس نے
دیوتاؤں کی بڑی جنگوں اور قصوں اور کہانیوں کو لے لیا
جو تمام لوگوں میں بہت مشھور تھیں۔ رامائن اس کی
خاص کتاب تھی اور رام چندر جی دیوتا۔ ان کو اس نے
خدا کا مرتبہ دے دیا۔ اس کا سارا مذھب رام کی پوجا اور
رام اور سیتا کی محبت ھے۔

ھندو مذھب میں یہ خاص بات ھے کہ ویدوں کے
زمانے سے اب تک اس میں کسی نے جو کچھ بڑھایا پھر
اس کو چھوڑا نہیں گیا۔ انکار کسی پرانی چیز کا نہیں کیا

گیا ۔ نئے میں پرانے کا میل کسی نہ کسی صورت میں ضرور رکھا ۔ ویدوں کے پانچوں پرانے دیوتا بھی موجود ہیں ۔ ان پانچوں کو ملا کر جو ایک کیا ہے وہ بھی ہے ۔ شو بھی ہیں ۔ وشنو بھی ہیں ۔ ان کے سب اوتار بھی ہیں ۔ ان کی بیویاں بھی ہیں ۔ رام بھی ہیں ۔ کرشن بھی ہیں ۔ سب کے بعد یہ آریہ سماج بھی ہے جس نے مادے، روح اور شکتی (طاقت) کو جمع کرکے ہندوؤں کی طرف سے توحید کا دعویٰ کیا ہے اور بتوں کی پوجا کا انکار ۔

یہ توحید کا شوق ہندوؤں کو مسلمانوں کی دیکھا دیکھی ہوا مگر اس سے انھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا ۔ البتہ دوسری چیزیں جو انھوں نے لی ہیں اور لیتے رہے ہیں ان سے فائدہ پہنچ رہا ہے ۔ مثلاً بیوا کی شادی، باپ اور ماں کی جائداد میں بیٹی اور بیوی کا حصہ ۔

اصل یہ ہے کہ ہندو مذہب نہ وید میں ہے نہ سمرتیوں میں ہے، نہ پرانوں میں ہے ۔ وہ سارے کا سارا ہندو قوم کے رسوم و رواج، اور برھمن کی پوتھی میں ہے ۔ ہندو مذہب کے پرانے ہونے میں کوئی شک نہیں وہ بدھ مذہب سے پہلا ہے ۔

* * *

بدھ مذہب

۲۵۱۹ برس ہوئے کہ گوتم بدھ نیپال کی سرحد کے دکھن میں پیدا ہوئے ۔ وہ خاندان سے چھتری تھے ۔ خود ان کا باپ چھوٹا سا راجہ تھا ۔ بدھ کا اصلی نام سدھارت تھا ۔ وہ لمبینی کے ہرے بھرے میدان میں جو ان کی پیدائش کی جگہ تھی ایک روز سواری پر جارہے تھے ۔ انھوں نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو بہت کمزور ہوگیا تھا ۔ پھر ایک بیمار کو دیکھا ۔ اس کے بعد ایک جنازہ دیکھا ۔ سب سے آخر میں ایک بھکاری ان کے سامنے آگیا ۔ انھوں نے سوچا کہ دنیا میں بس مصیبتیں ہی مصیبتیں ہیں، اور بدھ کا دل دنیا سے اٹھ گیا ۔

ایک روز رات کو نوجوان بدھ اپنی بیوی اور بچے کو سوتا ہوا چھوڑ کر گھر سے نکل گئے ۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں گھومتے ہوئے وہ دو سنیاسیوں سے ملے اور ان کے ساتھ ہی گیان دھیان میں لگ گئے ۔ کچھ دن بعد انھیں معلوم ہوا کہ سنیاسی زندگی کا بھید نہیں جانتے ۔ ان سے کچھ نہیں ملے گا ۔ بدھ نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا ۔ پھر وہ پانچ جوگیوں سے ملے اور ان کے ساتھ بڑی محنت مشقت کی ۔ اتنے روزے رکھے کہ پیٹ اور کمر میں فرق نہیں رہا ۔

جسم پر ہاتھ پھیرتے تھے تو رواں گرتا تھا۔ یہ سب کچھ کیا مگر ہاتھ کچھ نہ لگا۔ وہ ان کو بھی چھوڑ کر اٹھ گئے۔ مگر یہ سمجھنے کی کوشش کرتے رہے کہ میں کیا ہوں۔

بدھ ایک جگہ پہنچے جہاں برگد کا بہت بڑا سایہ دار درخت تھا۔ یہاں کی تنہائی ان کو بہت پسند آئی۔ اس درخت کے نیچے بیٹھ کر وہ دھیان (فکر) میں لگ گئے اسی مقام کو بدھ گیا کہتے ہیں۔ وہ بیٹھے رہے اور سوچتے رہے یہاں تک کہ ان کو وہ چیز مل گئی جس کو وہ علم کہتے ہیں اور روشنی کہتے ہیں۔ بدھ نے کہا ”جب میں پاک نیت، محنت اور پکے ارادے سے وہاں بیٹھا تو جہالت مٹ گئی علم ابھر آیا۔ اندھیرا مٹ گیا اور روشنی ظاہر ہوئی“۔

اس کے بعد بدھ نے لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے گھومنا شروع کیا۔ امیروں پر ان کی بات کا اثر زیادہ ہوتا تھا وہ دنیا چھوڑ چھوڑ کر ان کے چیلے بننے لگے۔ مگر بدھ سب سے دنیا چھوڑنے کو نہیں کہتے تھے۔ دنیا چھوڑنا آن ہی کے لئے تھا جو گہرے سوچ بچار میں لگنا چاہیں اور لوگوں کو وعظ اور نصیحت کریں۔ عام لوگوں کے لئے یہ تھا کہ وہ برائی چھوڑیں اور اچھے کام کریں۔

بدھ کا مذہب اب ڈھائی ہزار برس سے بھی زیادہ کا ہوچکا ہے۔ یہ جہاں گیا وہاں کے پرانے مذہبوں کی

باتیں بھی اس میں مل گئیں۔ پھر بدھ کے چیلوں اور چیلوں کے چیلوں نے بھی اس میں بہت سی باتیں ملائیں۔ اس لئے بدھ کی تعلیم میں الجھاؤ پیدا ہو گیا۔ پھر بھی بدھ کے نام سے جو تعلیم ہے اس کا نچوڑ یہ ہے:— بدھ نے اپنے بنارس کے وعظ میں کہا۔ نہ حد سے زیادہ عیش اور زندگی کے مزوں کے پیچھے پڑو اور نہ جسم اور جان کو تکلیف میں ڈالو۔ بیچ کا راستہ پکڑو۔ شہوت، غصے اور جہالت پر قابو حاصل کرو۔ یہ ایسی برائیاں ہیں کہ ان سے آدمی کو تکلیفیں ہی نہیں پہنچتیں بلکہ وہ اس کو اواگون کے چکر میں پھانسے رکھتی ہیں نجات تک نہیں پہنچنے دیتیں“۔

کہا جاتا ہے کہ بدھ کا مذہب خدا کا انکار ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو تعجب ہے۔ بدھ کا مذہب ایشیا کے بہت سے ملکوں میں پھیلا، ہندوستان، تبت، برھما، سیلون، ہند چین، چین، جاپان اور جزیروں میں۔

* * *

زردشتی مذہب

ایرانی اور بڑی ذات کے ہندو دونوں آریا ہیں ۔ ان کا بہت پرانا مذہب ایک ہی تھا ۔ ویدوں کی اور اوستا کی بہت سی باتیں ملتی جلتی ہیں ۔ جو دیوتا بہت پرانے ہیں وہ بھی ایک ہی ہیں ۔ دو الگ ملکوں میں رہنے کی وجہ سے زبان اور لہجہ بدل گیا ہے اس لئے نام پہچاننے میں نہیں آتے ۔

ڈھائی ہزار برس ہوئے ایران میں ایک صاحب پیدا ہوئے ان کا نام زرتشت یا زردشت تھا ۔ انھوں نے کوئی نیا مذہب نکالا یا اسی کو ٹھیک کیا جو پہلے سے تھا ۔ انھوں نے یہ کہا کہ مجھ پر دو روحیں، یا دو طاقتیں ظاہر ہوئیں جو جڑواں ہیں ایک بہت بھلائی اور دوسری برائی بات میں اور عمل میں ۔ عقل مند آدمی کا کام یہ ہے کہ وہ بہت بھلائی کو پسند کرے ۔ بےوقوف ایسا نہیں کرتا ۔

بہت بھلائی کی طاقت کا نام ہرمزد رکھا اور برائی کی طاقت کا نام اہرمن ۔ اور کہا گیا ہے جو ہرمزد کی عبادت کو قایم کرے اور ترقی دے ۔ ایمان‌داری، زندگی میں پاکی، بات میں سچائی اور صفائی، کاشتکاری کرنا، چوپایوں کی نسل بڑھانا، کتے اور بیل کو اچھی طرح

رکھنا، مردے کی عزت کرنا ۔ زردشتی مذہب کی یہ بڑی نیکیاں ہیں ۔

زردشتیوں کے مندر ہوتے ہیں ۔ انہی کو آتش کدے کہتے ہیں ان میں متبرک آگ کی پوجا ہوتی ہے ۔ موبد یا پجاری دن میں پانچ مرتبہ آتش کدے میں جاتا ہے اور اس متبرک آگ پر خوشبوئیں چھڑکتا ہے ۔ ہر زردشتی کے گھر میں بھی یہ آگ رہتی ہے اور اس کی پوجا کی جاتی ہے ۔ آوستا جس کو زردشت کی کتاب کہا جاتا ہے اس کا ایک حصہ روزانہ پڑھنا ضروری ہے ۔ شادی کرنے کا بڑا سخت تقاضا ہے ۔

زردشت کی تعلیم جو کچھ بھی ہو لیکن آتش پرستوں کے مذہب میں ایران کے قدیم مذہب کی بھی بہت سی باتیں ملی ہوئی ہیں اور اب اس کی پہچان باقی نہیں رہی ہے کہ کتنا زردشت کا ہے اور کتنا پرانا ہے ۔ ان کے بعض خداؤں یا دیوتاؤں کے نام یہ ہیں : متھرا، سروش، رشنو ۔ ان کے ہاں بہشت اور جہنم بھی ہے ۔ زردشتی اپنے مردے کو ایک کھلے ہوئے مکان میں رکھ دیتے ہیں جہاں اسے گدھ کھا لیتے ہیں ۔ اس مکان کو دخمہ کہتے ہیں ۔

زردشتی مذہب تو بہت پرانا ہے مگر اس کے ماننے والوں کی تعداد بہت کم ہے ۔ یہ پارسی ہیں جو پاکستان اور بھارت میں رہتے ہیں یا وہ گھر ہیں جو ایران کے شہر یزد میں ہیں ۔

کنفیوشی مذہب

چین دنیا کا بڑا ملک ہے۔ اس کی آبادی ساٹھ کروڑ ہے۔ چینی کہتے ہیں کہ ان کی تہذیب سب سے پرانی ہے۔ چین میں پہلے اور بھی مذہب ہوں گے مگر جس کو چینی پرانا کہتے ہیں اور اب تک چل رہا ہے وہ کنفیوشی مذہب ہے۔

کنفیوشس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۵۰۱ برس پہلے پیدا ہوا ۳۰ برس کی عمر تک اس کی کوئی شہرت نہ تھی۔ اس نے پچھلی پرانی حکومتوں کے رسوم اور رواج کو اچھی طرح سمجھا۔ پھر ایک مدرسہ قایم کیا۔ اس میں تعلیم دے کر اپنے چیلے تیار کئے۔ چین میں اس وقت بھی بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں۔ ان کا اس نے دورہ کیا۔ یہ کوشش کی کہ ان ریاستوں میں اپنے خیالات اور اصولوں کو برت کر دیکھے کہ ان کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ مگر یہ ریاستیں آپس کے لڑائی جھگڑوں میں لگی ہوئی تھیں۔ کنفیوشس کی باتوں کی طرف انھوں نے توجہ نہیں کی۔

ان سب ریاستوں کے اوپر ایک شہنشاہ تھا۔ اس کے خاندان کا نام چو مشہور ہے۔ ۸۰۰ سال قبل مسیح چو خاندان بڑا طاقتور رہا۔ چین کی تمام ریاستیں اس کا حکم

مانتی تھیں۔ کنفیوشس کے زمانے میں یہ خاندان کم زور ہوگیا اور اس قابل نہ رہا کہ ریاستوں کو دبا کر ان کے جھگڑے طے کرادے۔ کنفیوشس نے اس سیاسی افرا تفری کو اور اس کی وجہ سے چینیوں کی زندگی میں جو الٹ پلٹ ہوگئی تھی اس کو دور کرنے کے لئے تین بڑی گتھیاں سلجھائیں۔

سب سے پہلی یہ کہ شہنشاہ کے پاس جو اختیار ہوتا ہے وہ کہاں سے آتا ہے۔ کنفیوشس نے طے کیا کہ وہ خدا کے دئے سے آتا ہے۔

دوسرے یہ کہ کسی ریاست کو یہ کیسے مانیں کہ وہ ٹھیک ٹھیک ریاست ہے۔ اس کا دعویٰ جھوٹا نہیں ہے۔ اس کی جانچ اس نے یہ نکالی کہ جس ریاست کو شہنشاہ ریاست مان ے وہ ریاست ہے۔

مگر اس کے لئے ضرورت تھی کہ شہنشاہ بڑا طاقتور ہو اور ایسا کہ اس کی دھاک سب مانیں۔ کنفیوشس نے اس غرض کے لئے یہ بات نکالی کہ چو خاندان کے شہنشاہ کو سب بادشاہوں کا بادشاہ بھی مانا جائے اور سب سے بڑا پروہت، پیر، ولی یا مرشد بھی۔

تیسری یہ کہ چینیوں کے رشتوں ناتوں بھائی برادری یعنی معاشرتی تعلقات میں بڑی گڑبڑ ہو رہی تھی۔ اس کا علاج کنفیوشس نے یہ بتایا کہ خدا کو مانیں، شہنشاہ کی اطاعت کریں۔ ماں باپ اور اولاد کے واسطے عین دلی سچائی

ہو۔ بادشاہوں کی تعلیم اور تربیت ہو۔ ان میں اچھی عادتیں، نیکیاں، قابلیت اور لیاقت پیدا کی جائے۔

کنفیوشس نے یہ بہت بڑا کام کیا کہ اپنے ایسے چیلے پیدا کردیئے جنھوں نے کنفیوشس اور مینشس کی باتوں کو لکھ دیا۔ ''مین'' کے اصولوں، طریقوں اور تعلیموں کو جو چین میں بہت پڑھی جاتی ہیں مرتب کردیا۔

''ھین'' خاندان کے شہنشاہوں کے زمانے میں جو سنہ ۲۰۶ قبل مسیح سے ۲۲۰ بعد مسیح تک رہا وہ پانچ کتابیں لکھی گئیں جو چین میں سب سے پرانی اور بڑی سمجھی جاتی ہیں۔ تبدیلیوں کی کتاب (ری چنگ) شعر و شاعری کی کتاب (شی چنگ) تاریخ کی کتاب (شو چنگ) مذہبی رسموں کی کتاب (پی چنگ) بہار و خزاں کی کتاب (چن چیو)۔

یہ سب کتابیں کیا ہیں اور کنفیوشس کا سارا مذہب کیا؟ وہ سب باتیں جو چین کے ان بزرگوں نے بتائیں جو کنفیوشس سے پہلے تھے اور وہ جو خود کنفیوشس نے بتایا دین کے متعلق اور دنیا کے کاموں کو ٹھیک ٹھیک چلانے کے متعلق۔ ان باتوں سے چینیوں کی زندگی میں درستی، صفائی پیدا ہوئی اور امن قایم ہوا۔

کنفیوشی مذہب عقل اور رائے کا مذہب ہے۔ لوگوں کی جماعتی ضرورت کے مطابق اس میں ادل بدل ہوتی رہی

ہے۔ جیسے سن یٹ سن نے جب سنہ ۱۹۱۲ء میں بادشاہی ختم کی اور اس کی جگہ جمہوریت قایم کی تو کنفیوشی مذہب نے شہنشاہ کی جگہ اسٹیٹ (ریاست یا دولت) کو دے دی۔ سن یٹ سن کو چینی قوم کا باپ مانا اور رعایا کا نام شہری رکھ دیا۔

کنفیوشی مذہب اپنی جگہ قایم بھی رہا اور اس میں ٹاوی اور بدھ مذہب کی عبادتیں اور سوچ و بچار بھی شامل ہوگئے۔ کنفیوشی مذہب میں پوجا پاٹ اور ساری رسمیں کنبے جماعت اور قوم کے بندھن ٹھیک رکھنے کے لئے ہیں۔ اس میں خدا کا تصور اور عقیدہ بڑا دھندلا اور اوجھل سا ہے۔ اس مذہب میں باپ دادا کی پوجا خاص چیز رہی ہے۔

ٹاو مذہب

۴۰۰ برس قبل مسیح میں پچھم کے ملکوں سے چین میں یہ بات آئی کہ چاند، سورج، ستارے اور آسمان زمین کے گرد گھومتے ہیں۔ زمین اور قطب تارا اپنی جگہ ٹھیرے ہوے ہیں۔ چین والوں نے اس پر بہت سوچا اور یہ بات نکالی کہ ایک ہونا اور ایک نہونا یہ دو اصول ہیں۔ یہ دونوں آگ لکڑی، دھات اور مٹی کے ذریعے اپنا کام کرتے ہیں۔ ان کے کام کرنے سے سب موسم اور آدمی کی دوڑ دھوپ پیدا ہوتی ہے۔

سورج چاند، ستاروں اور آسمانوں کے گھومنے کی چال کا نام انھوں نے ٹاو رکھا اور ٹاو کو انھوں نے خدا کا درجہ دے دیا۔ ان ٹاویوں نے اتنا سوچا اور لکھا کہ کتابوں کے ڈھیر لگادیئے۔ پہلے تو یہ زمین، آسمان، سورج، چاند، ستاروں، آدمی، روح ان کے پیدا ہونے اور مٹنے پر سوچتے اور لکھتے رہے۔ پھر سیاست، مذہب، دواؤں وغیرہ پر بہت سوچا اور لکھا۔ چین میں ٹاو مذہب خوب چل پڑا۔ پھر اس مذہب میں جادو ٹونے، ٹوٹکوں اور منتروں کا زور ہو گیا۔ اب بھی ہے اور بھوت پریت کی پوجا ہوتی ہے۔

شنٹو مذہب

شنٹو مذہب صرف جاپان میں ہے۔ دو ہزار برس سے چلا آرہا ہے۔ اس میں پوجنے کی چیز کامی ہے۔ کامی کیا ہے۔ یہ شنٹو مذہب کے عالم بھی نہیں جانتے مگر ان کو کامی نظر آتی ہے۔ ہر بڑی، ڈراؤنی، نقصان یا نفع پہنچانے والی چیز میں جیسے آگ، ہوا، سورج، چاند، دریا، پہاڑ، درخت۔ کوہ فیوجی کی چوٹی بھی کامی ہے یا اس میں کامی ہے۔ جاپان کے جتنے شہنشاہ گذرے ہیں ان میں سے ہر ایک میں کامی ہے یا وہ سب کامی ہیں۔ شنٹو مذہب میں خدا اور خدائی طاقت ایک بات ہے۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ جس میں کامی ہے وہی کامی ہے اور جو کامی ہے وہ دیوتا ہے یا دیوی ہے۔ چنانچہ شہنشاہ جاپان شنٹو مذہب کے عقیدے میں سورج کی اولاد ہے اور دیوتا ہے۔

دیوتا نر اور مادہ ہوتے ہیں اور ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ دوسری بڑی جنگ تک شنٹو مذہب جاپان کا سرکاری مذہب تھا اور اس کے تمام مندروں کا خرچ حکومت اٹھاتی تھی۔ اس مذہب نے سب سے بڑا یہ کام کیا کہ جاپانیوں کو شہنشاہ کا ہمیشہ وفادار رکھا۔

یہودی مذہب

دنیا میں اس وقت تین کتابی مذہب ہیں : یہودیت ، مسیحیت اور اسلام یعنی وہ مذہب جن کے ماننے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی کتابیں ، ان کے پیغمبروں پر اللہ کی طرف سے اتری ہیں ۔ ان میں یہودی مذہب سب سے پہلا ہے ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آٹھ سو برس پہلے حضرت موسیٰ تھے ان کی امت کے لوگ یہودی کہلاتے ہیں ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ۔ اسحاق علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام ۔ اسحاق علیہ السلام شام میں رہے ۔ اسماعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی والدہ کے ساتھ اس جگہ پہنچا دیا جہاں اب مکہ ہے ۔ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے حضرت یعقوبؑ ہوئے ۔ ان کا ایک نام اسرائیل بھی تھا ۔ اس لئے ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے ۔ حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں مال اور پیداوار کے وزیر ہوگئے ۔ ان کے زمانے میں ان کے والد حضرت یعقوب اور ان کی اولاد مصر میں آ کر آباد ہوگئی ۔

کئی سو برس میں بنی اسرائیل کی تعداد بہت بڑھ گئی ۔ مصر کے بادشاہ فرعون کو یہ خوف ہوا کہ بنی اسرائیل کہیں اس کے تخت پر قبضہ نہ کرلیں ۔ اس لئے فرعون نے یہ حکم دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اس کو قتل کردیا جائے ۔ اور بنی اسرائیل کے لڑکے قتل ہونے لگے ۔ اسی زمانے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ۔ اگرچہ یہ بنی اسرائیل میں سے تھے مگر اللہ نے ایسی صورت پیدا کردی کہ ان کی جان بچ گئی ۔

جب حضرت موسیٰ جوان ہوئے تو بڑے طاقتور تھے ۔ فرعون کی قوم کے ایک آدمی نے کسی پر زیادتی کی ۔ حضرت موسیٰؑ نے اس پر اس کو ٹوکا ۔ حضرت موسیٰ اور اس شخص میں لڑائی ہوئی حضرت موسیٰ نے اس کو ایک مکہ مارا وہ مر گیا ۔ اس خوف سے کہ گرفتار نہ کرلئے جائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل گئے ایک جگہ پہنچے وہاں کوئی پاک بزرگ رہتے تھے ۔ انھوں نے حضرت موسیٰ کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ۔ کئی برس کے بعد حضرت موسیٰ مصر کے ارادے سے چلے ان کی بیوی ساتھ تھیں ۔

رات ہوئی اور سردی بڑھی ۔ حضرت موسیٰ کو دور آگ نظر آئی انھوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تاپنے کے لئے آگ لاتا ہوں اور اگر کوئی آدمی ملا تو اس سے راستہ بھی پوچھوں گا ۔ یہ گئے ۔ وہاں غیبی آواز سنی اللہ کی نشانی

دیکھی ، اللہ سے باتیں کیں اور اللہ نے وہیں ان کو پیغمبر بنایا اور حکم دیا کہ فرعون کو جا کر سمجھاؤ کہ وہ ایمان لائے اور بنی اسرائیل کو فلسطین میں واپس لاؤ ۔

فرعون باز نہ آیا ۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر فلسطین کی طرف چلے ۔ فرعون نے پیچھا کیا ۔ وہ دریا میں غرق ہوا ۔ جب حضرت موسیٰ سینا کی وادی میں پہنچے تو پھر کوہ طور پر گئے ۔ وہاں انہوں نے چالیس راتیں گذاریں اور توریت لے کر واپس آئے ۔ توریت حضرت موسیٰ کی کتاب ہے ۔ یہودیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اسی توریت کو مانتے ہیں ۔ مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ شریعت کو حالات اور ضروریات کے موافق رکھنے کے لئے ان کے عالموں نے توریت کے قانون میں کچھ بڑھایا بھی ہے ۔

یہودی اللہ کے بھی قائل ہیں ۔ اس کو ایک مانتے ہیں ۔ حضرت عیسیٰ سے پہلے کے نبیوں اور پیغمبروں کو مانتے ہیں ۔ فرشتوں کو قیامت کو سب کے دوبارہ اٹھنے کو اور حساب کتاب کو مانتے ہیں ۔ جب پت جھڑ (خزاں) کا زمانہ شروع ہوتا ہے تو ان کا نیا سال شروع ہوتا ہے ۔ پہلے مہینے کی پہلی تاریخ سے دس دن تک یہ اپنا سال مناتے ہیں ۔ ان دنوں کو یہ اللہ کے پانے کے لئے بڑا متبرک سمجھتے ہیں ۔ دسویں تاریخ کو حساب کا دن مانتے ہیں ۔ اس میں لوگوں کے اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوتے ہیں ۔ جو فیصلہ

ہوتا ہے اسے بند کر کے رکھ دیا جاتا ہے ۔ حشر کے بعد اس فیصلے کا عملدرآمد ہوگا ۔ ان دس دنوں میں اور خاص طور پر دسویں دن یہودی اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور ان سے توبہ کرتے ہیں ۔ ہفتے میں ایک سنیچر کا دن یہودیوں کے ہاں اسی طرح متبرک ہے جیسے مسلمانوں کے ہاں جمعہ ہے ، اور عیسائیوں کے ہاں اتوار ۔

یہودی اپنے آپ کو سب سے زیادہ عزت والی قوم سمجھتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ کو وہی سب سے زیادہ پیارے ہیں ۔ حضرت عیسیٰ کا انہیں اب بھی انتظار ہے کہ وہ پیدا ہوں تو خدائی بادشاہت قائم ہو اور اس بادشاہت میں ان کا درجہ اونچا ہو ۔ یہودی مذہب صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا یہ تبلیغی مذہب نہیں ہے مگر یہودیوں نے تبلیغ کی ہے ۔

* * *

عیسائی مذہب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ایک بڑا معجزہ ہے ۔ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے بولتے ہوئے، اللہ کی بڑائی کی گواہی دیتے ہوئے، اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر کہتے ہوئے ۔ انھوں نے اپنے بعد ایک آنے والے کی خوش خبری سنائی اور حضرت موسیٰ کے دین میں جو گھٹا بڑھا دیا گیا تھا اس کو ٹھیک کرنے کا دعویٰ کیا ۔ حضرت عیسیٰؑ کی کتاب کا نام انجیل ہے ۔

حضرت عیسیٰ بہت تھوڑے دن رہے ۔ ان کی زندگی کے حالات کسی نے نہیں لکھے ۔ انجیل جو ان کے حواریوں کو یاد رہ گئی تھی ان حواریوں ہی نے دوسروں تک پہنچائی اور جو دوسروں کو یاد رہ گئی تھی وہ انھوں نے اپنے بعد والوں کو اس میں جو کچھ بھول ہو گئی وہ ہو گئی ۔

حضرت عیسیٰ کا دین پھیلانے والے جب یورپ میں پہنچے تو انھوں نے اس خیال سے کہ دین جلد پھیلے اور بہت سے آدمی آسانی سے عیسائی ہوں یورپ کے کافروں کی وہ بہت سی باتیں عیسائی مذہب میں شامل کرلیں جن کا چھوڑنا انھیں منظور نہ تھا ۔ عیسائی مذہب پھیلا تو بہت اور اتنا کہ اس وقت سب سے زیادہ تعداد عیسائیوں ہی کی ہے مگر کچھ کا کچھ ہو کر ۔

عیسائی مذہب کا اصل عقیدہ تو یہ تھا کہ اللہ ایک اور اکیلا ہے یعنی توحید ۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عجیب طرح کی پیدائش کی وجہ سے اس میں فلسفہ بہت گھس گیا ۔ عیسائی اللہ کو ایک بھی ماننے لگے اور تین بھی ۔ یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس ایک بھی ہیں اور نہیں بھی ۔ یہ بڑا گورکھ دھندہ ہے ۔ ایک معمولی عیسائی سادگی سے کہہ دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے تھے ۔

مذہب اور اخلاق کی انسائکلوپیڈیا میں عیسائی مذہب کو یوں بتایا گیا ہے ۔ "ایک اخلاقی تاریخی مذہب ہے جو ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے ۔ توحید کو مانتا ہے ۔ نجات دلانے والا ہے ۔ اللہ اور بندے کے درمیان خداوند یسوع مسیح اور ان کے بڑے کاموں کو واسطہ مانتا ہے ۔"

عیسائی مذہب میں بہت سے فرقے ہوئے ہیں ۔ اس میں تین سب سے بڑے ہیں ۔ (۱) رومن کیتھولک (۲) ایسٹرن آرتھوڈاکسی (۳) پروٹیسٹنٹ ۔ ان تینوں کے عقیدوں اور طریقوں میں بڑا اختلاف ہے اور ان میں بڑی لمبی بحثیں ہیں ۔ یہاں ہم تھوڑا تھوڑا بیان کرتے ہیں :-

رومن کیتھولک مذہب میں جو سب سے زیادہ پرانا ہے پوپ تاریخی کلیسا کا ظاہری پیشوا ہے اور حضرت عیسیٰ باطنی اور روحانی پیشوا ہیں ۔ پوپ کو حضرت عیسیٰ کا نائب مانا جاتا ہے اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ پوپ

کو حضرت عیسیٰ کی روحانی سرپرستی اور هدایت حاصل رهتی
هے اس لئے پوپ کے تمام فیصلے اور اس کی کونسل کے
فیصلے حضرت عیسیٰ هی کے فیصلے هیں اور ان کی پابندی
تمام کیتھولک مذهب کے لوگوں پر واجب هے ۔ کیتھولک
مذهب میں کتاب اور شریعت کا خیال نهیں کیا جاتا پوپ کا
فیصله سب کچھ هے ۔

ایسٹرن ارتھوڈاکسی پوپ اور کلیسا اور صحیح اعتقاد
کے مقابلے میں صحیح عبادت ، گناہ کے سچے اقرار ، مذهبی
رسموں اور حضرت عیسیٰ کی پیشوائی کے نه ٹوٹنے والے سلسلے
کو اصل مذهب مانتی هے ۔ حضرت عیسیٰ کی دوبارہ پیدائش
کے عقیدے پر اس کے تمام مذهبی معاملات کا دار و مدار هے ۔

پروٹیسٹنٹ میں بھی دو فرقے هیں (۱) لوتھر کے پیرو
(۲) کالون کے پیرو ۔ لوتھر نے سولهویں صدی عیسوی میں
عیسائی مذهب کی اصلاح کا کام کیا ۔ اس نے پوپ اور اس کے
فیصلوں کو الگ اٹھا کر رکھ دیا اور انجیل کی تعلیم کو
آگے بڑھانے کی کوشش کی ۔ وہ عیسائی مذهب کو اسی حالت
پر لانا چاهتا تھا جیسا وہ شروع میں تھا ۔ اس نے لوگوں
میں یه خیال پھیلایا که کلیسا کا اصل کام یه هے که وہ
انجیل کی صحیح تعلیم لوگوں تک پهنچائے اور اس قسم کی
مذهبی رسوم انجام دے جیسے که بپتسمه وغیرہ ۔ لوتھر کے
نزدیک مذهب پر عمل کی صورت یه هے که پاک زندگی

اختیار کی جائے اور دنیا کے کاموں کو مذهب کی هدایت کے
مطابق انجام دیا جائے ۔ عبادت اور اندرونی پاکیزگی کا وہ
قائل هے اور کلیسا کے نظام اور انتظام کا بھی ۔ مگر وہ سیاست
کو اس قابل نهیں سمجھتا که اس میں کلیسا یا مذهب
دخل دے ۔

کالون کی رائے یه هے که محض انجیل کی تعلیم پھیلا کر ،
بپتسمه وغیرہ کی رسمیں ادا کرکے اور مسیحی نیکی پیدا
کرکے کلیسا اپنا مقصد پورا نهیں کرتا ۔ اس کو عیسائیوں کی
دنیوی زندگی کو ٹھیک کرنے اور ترقی دینے کے لئے بھی کام
کرنا چاهیئے ۔ وہ لوگوں کی سیاسی ثقافتی اور معاشرتی زندگی
کو بھی کلیسا کی سرگرمیوں سے الگ نهیں مانتا ۔

کالون نے عیسائیوں کی دینیات پر ایک بهت بڑی
کتاب لکھی هے ۔

* * *

اسلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوئی چھ سو برس گذرے تھے کہ پھر وحی آترنے لگی۔ نہ طور پر نہ فلسطین میں بلکہ مکے کے قریب حرا پہاڑ کے ایک غار میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو یہاں اللہ کی یاد میں لگے ہوئے تھے۔ وحی کا یہ سلسلہ ۲۳ برس تک جاری رہا یہاں تک کہ قرآن پورا ہوگیا، اور انسان کے لئے دین پورا ہوگیا اور قرآن نے اس کا اعلان کردیا۔

مسلمان ہونے کے لئے سات چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے: اللہ پر، فرشتوں پر، ان تمام کتابوں پر جو پہلے پیغمبروں پر اتری ہیں، تمام رسولوں پر، قیامت پر، موت کے بعد اٹھائے جانے پر، اس بات پر کہ جو کچھ اچھا برا ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہوتا ہے۔

اسلام ان پانچ چیزوں سے قایم ہوتا ہے۔ (۱) کلمہ طیبہ کو دل سے ماننا اور اس کا زبان سے اقرار کرنا (یعنی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ) 'اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں)۔ (۲) نماز پڑھنا (۳) زکواۃ دینا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) حج کرنا۔

قرآن میں اللہ کے اکیلے اور نرالے ہونے پر بڑا زور دیا گیا ہے اور اسلام میں یہی بات سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اس کو توحید کہتے ہیں۔

پیغمبروں، رسولوں اور نبیوں کے متعلق اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ نے جن کو اس مرتبے اور مقام کے لئے پسند کیا وہ سب معصوم تھے۔ ان سے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ نہیں ہوا۔ انھوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اللہ نے ان پر جو اتارا وہ انھوں نے لوگوں تک پورا پورا پہنچا دیا اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ مگر وہ سب تھے انسان ہی۔ پیغمبروں کو انسان ماننے پر قرآن کا سخت اصرار ہے۔ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ آخری نبی کہتا ہے اور ان ہی پر وہ اس دین کی تکمیل کا اعلان کرتا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اترنا شروع ہوا لیکن بار بار اس پر زور دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور آدمی ہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ کے بندے ہیں اور آدمی ہیں۔ اسلام نے اور قرآن نے اس کا دروازہ بند کردیا ہے کہ حضرت عیسیٰ یا حضرت عزرائیل علیہ السلام کی طرح محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خدا، خدا کا بیٹا یا خدا کا اوتار یا ایسا ہی کچھ اور کہے۔

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے پیغمبر اور نبی آئے وہ ایک ایک قبیلے یا قوم کے لئے تھے۔

وہ ایک ایک قوم کی الگ الگ تربیت کا زمانہ تھا۔ آھستہ
آھستہ جب آدمی کی سمجھ بڑھی، علم بڑھا اور انسانیت
پکے پن کی عمر کو پہنچ گئی تو اللہ نے ساری دنیا کے لئے
ایک پیغمبر، ایک کتاب اور ایک دین اتارا۔ محمد الرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہ پیغمبر ھیں۔ قرآن وہ کتاب ھے اور
اسلام وہ دین ھے۔

بہت سے مذھبوں میں یہ بڑی نیکی سمجھی جاتی ھے
کہ دنیا اور اس کے تمام کاروبار کو چھوڑ کر الگ ھو بیٹھو،
پہاڑوں، جنگلوں، ویرانوں میں چلے جاؤ۔ اپنے آپ کو
سختیوں اور تکلیفوں میں ڈالو۔ اس طرح اللہ کو یاد کرو
اس سے اللہ ملے گا۔ اس کو رھبانیت کہتے ھیں۔ اسلام میں
رھبانیت حرام ھے۔ اسلام تقاضہ کرتا ھے کہ انسان زندگی
کے تمام کاموں میں لگے اور دنیا میں گھس کر رھے۔ مگر اس
شرط کے ساتھ کہ اللہ کو نہ بھولے۔ جن باتوں کو اس نے
منع کیا ھے وہ ھرگز نہ کرے۔ جن کاموں کے کرنے کا
اس نے حکم دیا ھے انھیں کرے۔ اسلام انسان کی ان
خواھشوں اور رغبتوں کو جو اس کی طبیعت میں ھیں نہ
روکتا ھے، نہ دباتا ھے، نہ مٹاتا ھے بلکہ ان کو اللہ کے
بتائے ھوئے طریقوں کے مطابق کردیتا ھے جس سے ان
خواھشوں کا پورا کرنا ھی عبادت ھوجاتا ھے۔ اسی وجہ
سے اسلام کو دین فطرت کہتے ھیں۔

قرآن، حدیث، فقہ اوراجماع۔ اسلام کے یہ چار سوتے
ھیں جن سے وہ سب باتیں نکلتی ھیں جو اسلامی ھیں۔
ان ھی کا نام اسلامی شریعت ھے۔

اسلام میں پجاریوں، پروھتوں اور دین کا علم بتانے
والوں اور مذھبی رسمیں ادا کرنے والوں کی کوئی ذات یا
جماعت مقرر نہیں ھے۔ جس مسلمان کو قرآن اور حدیث کا
پورا پورا علم ھو، ان کی سمجھ ھو اور وہ نیکی اور پاک
عادتوں والا ھو اس کو یہ حق ھے کہ وہ دین کی باتیں
بتائے۔

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ
آپ کس غرض کے لئے پیغمبر بنائے گئے ھیں۔ آپ نے جواب
دیا کہ اخلاق کی خوبیوں کو پورا کرنے کے لئے۔ یعنی
لوگوں میں اچھی خصلتیں پیدا کرنے کے لئے اور ان کی
خوبیوں کو اتنا بڑھانے کے لئے کہ وہ پوری ھوجائیں۔ انسان ایسا
انصاف کرنے لگے جیسا کہ چاھیئے۔ کاروبار میں ایسی
ایمان داری برتے جیسا کہ چاھیئے۔ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور
ھر انسان کا اس طرح حق ادا کرے جیسا کہ چاھیئے۔ اپنے
آپ اس سے زیادہ نہ لے جتنا کہ اس کا حق ھے دوسرے کو
اس سے کم نہ دے جتنا کہ اس کا حق ھے یہ بات کہ کتنا
چاھیئے اور کیا چاھیئے اس کی ناپ تول قرآن اور حدیث میں
پوری پوری بتادی گئی ھے۔

اسلام کا سارا زور انسانی اخلاق کی درستی، پاکیزگی
اور تہذیب پر ہے۔ تہذیب کے معنی ہر زبان میں ایک ہی
ہیں، صاف کرنا، جلا دینا، چمکانا۔ اسلام کی پوری تعلیم
عقیدوں اور عبادتوں کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کے اخلاق
کو پاک کرے جلادے اور چمکائے۔ اسلام میں زرق برق
زندگی کو تہذیب نہیں کہتے بلکہ اس کو کہتے ہیں کہ
انسانوں کے دلوں سے حیوانوں کی ان برائیوں کو نکال کر جیسے
حرص، ہوس، کینہ، بغض، نفرت، غرور، تکبر، لالچ،
دوسروں کو تکلیف پہنچانا، توڑ پھوڑ کو ناپسند کرنا۔ ان
کے اندر نیکیاں ہی نیکیاں اور خوبیاں ہی خوبیاں بھر دی
جائیں تاکہ آدمی اپنی نیکیوں اور خوبیوں سے اس دنیا کو
سنوارے اور اس کو اس قابل بنادے کہ لوگ امن اور
خوش حالی کے ساتھ اس میں رہیں۔

* * *

پاکستان کمیٹی کانگریس فار. کلچرل فریڈم کے
تعاون سے شائع ہوئی

قیمت ۸ آنے

بار اول تعداد ۳۰۰۰

ماہ اگست ۱۹۵۹ء